قال سیّد الشّهدآء ابو عبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّما خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلاحِ فِی اُمَّةِ جَدّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar #2
KARACHI
PH. 7211795

NAJAFI BOOK LIBRARY
D.D. Class... Status... Date...
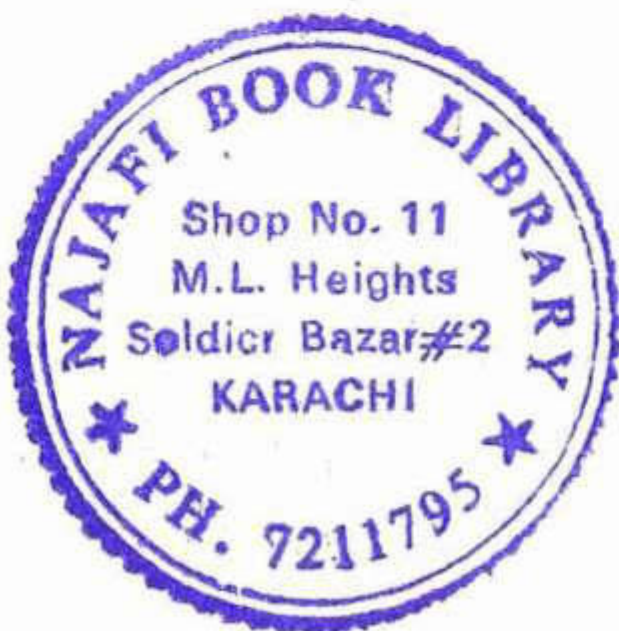
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

مکہ میں نزول اجلال

۲۸ رجب اتوار کو چلا ہوا کاروان شہادت ۳/ شعبان جمعہ کی شب کو مکہ معظّمہ میں پہنچا اور امام علیہ السلام سورہ قصص کی ۲۲ ویں آیت کی تلاوت کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے جو موسیٰؑ کے بارے میں ہے۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسىٰ رَبِّيٓ اَن يَّهْدِيَنِي سَوَآءَ السَّبِيلِ ۞

یعنی جب موسیٰ نے مدین کا رخ کیا تو کہا: امید ہے میرا پروردگار مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرمائے گا۔

امام علیہ السلام نے مکہ میں قصد اقامت فرمایا، اور لوگ آپ کی خدمت میں پہنچنے لگے، اور جو لوگ عمرہ کرنے کیلئے مکہ معظّمہ میں آتے تھے وہ بھی آپ کی خدمت میں شرفیاب ہونے لگے، اور عبداللہ بن زبیر آپ سے پہلے مکہ میں پہنچ چکے تھے جو نماز وطواف میں سرگرم تھے وہ بھی روزانہ یا ایک دن چھوڑ کر آپ علیہ السلام کے پاس ملاقات کیلئے آنے لگے، البتہ اس دوران میں عبداللہ کے اندر اضطرابی کیفیت پیدا ہو چکی تھی، کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ جب تک امام حسین علیہ السلام مکہ معظّمہ میں تشریف فرما ہیں اسوقت تک اہل حجاز اس کی بیعت نہیں کریں گے، اس لئے کہ ایک تو امام علیہ السلام کی اجتماعی اور معاشرتی حیثیت بھی سب سے بالاتر تھی اور دوسرے یہ کہ بیشتر لوگ امام علیہ السلام کی ہی کی بیعت کو کسی دوسرے شخص پر ترجیح دیتے تھے۔ (ارشاد شیخ مفید ص ۲۲)

قبر خدیجۃ الکبریٰؑ کی زیارت:

حضرت امام حسین علیہ السلام جب مکہ تشریف لائے تو اپنی جدہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ کی قبر کی زیارت کو تشریف لے گئے اور وہیں نماز پڑھی اور اپنے اللہ سے مناجات کی۔ (مقتل الحسین مقرم ص ۱۴۰)

اسی دوران میں امیر شام کی ہلاکت کی خبر آہستہ آہستہ عام ہونے لگی اور کوفہ والوں کو بھی معلوم ہوگئی، ساتھ ہی انہیں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یزید تخت نشین خلافت ہوگیا ہے مگر حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس کی خلافت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور ابن زبیر بھی انکاری ہے اور اس وقت دونوں مکہ معظّمہ پہنچ چکے ہیں، لہٰذا مومنین جناب سُلیمان بن صرد خزاعی کے گھر میں اکٹھے ہوئے، سلیمان نے اپنے گھر آنے والوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

سلیمان بن صرد کی تقریر:

معاویہ فوت ہو گیا ہے اور امام حسین علیہ السلام نے کسی کی بھی بیعت سے انکار کر دیا ہے اور مکہ پہنچ چکے ہیں، تم لوگ حسینؑ اور علیؑ کے شیعہ ہو، اگر کر سکتے ہو تو ان کی بیعت کرو اور ان کے دشمن کے ساتھ جنگ کرو، انہیں خط لکھو اور اپنی اطلاع سے مطلع کرو، اور اگر ڈرتے ہو تو پھر سستی کا مظاہرہ کرو اور انہیں فریب نہ دو۔

تو سب نے یک زباں ہو کر کہا: ''ضرور لکھئے'' چنانچہ اس مضمون کا خط لکھا گیا:

خط کا مضمون:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام کی طرف سلیمان بن صرد خزاعی، مسیّب بن نجبہ، رفاعہ بن شداد، حبیب بن مظاہر اور شیعیان مومنین و مسلمین اہل کوفہ کی طرف سے:

اَمَّا بَعْدُ: فَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِی قَصَمَ عَدُوَّکَ الْجَبَّارَ الْعَنِیْدَ...... ــــــ یَعْنِی مُعَاوِیَةَ ــــــ ....اَنَّهُ لَیْسَ عَلَیْنَا اِمَامٌ فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰهَ یَجْمَعُنَا عَلَی الْحَقِّ ، وَالنُّعْمَانُ ابْنُ بَشِیْرٍ فِی قَصْرِ الْاِمَارَةِ لَسْنَا نَجْتَمِعُ مَعَهُ فِی جُمُعَةٍ ،وَلَانَخْرُجُ مَعَهُ اِلٰی عِیْدٍ،وَلَوْبَلَغَنَا انکَ قَدْ اَقْبَلْتَ اِلَیْنَا اَخْرَجْنَاهُ حَتّٰی نَلْحَقَهُ بِالشَّامِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ، وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ بَرَکَاتُه.

اس اللہ کی حمد ہے جس نے آپ کے ظالم و جابر اور سرکش دشمن کی گردن توڑ دی اب صورت حال یہ ہے کہ اس وقت ہمارا کوئی امام نہیں ہے، تو آپ ہمارے پاس تشریف لائیے، شاید کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے ذریعہ حق پر مجتمع کر دے، اس وقت قصر الامارہ میں نعمان بن بشیر موجود ہے مگر ہم اس کے ساتھ نہ تو نماز جمعہ پڑھتے ہیں اور نہ ہی نماز عید ادا کرتے ہیں اور اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لا رہے ہیں تو ہم اسے قصر الامارہ سے نکال کر شام پہنچا دیں گے، انشاء اللہ۔

والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ـــــ (انساب الاشراف بلاذری جلد ۱، الامامۃ والسیاسۃ جلد ۲ ص ۴۰۳، تاریخ طبری) ـــــ

یہ خط شعبان کے اواخر میں لکھا گیا جو عبداللہ بن مسمع ہمدانی اور عبداللہ بن وال ___ یا وائل ہمدانی ___ کے سپرد کیا گیا تا کہ جتنا جلدی ہو سکے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچایا جائے، چنانچہ خط پہنچانے میں بھی کسی طرح تاخیر نہیں کی گئی اور دس ماہ رمضان المبارک میں مکہ پہنچ کر امام عالی مقام کے مبارک ہاتھوں تک پہنچا دیا اور ساتھ ہی زبانی طور پر بھی لوگوں کے اشتیاق اور انتظار کی کیفیت بیان کی۔

ایک اور خط:

کوفہ کے کچھ اور لوگوں نے اس مضمون کا خط تحریر کیا:

"اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ مِّنْ شِیْعَتِهٖ وَالْمُسْلِمِیْنَ ، اَمَّا بَعْدفَحَیِّ هَلَّافَاِنَّ النَّاسَ یَنْتَظِرُوْنَکَ وَلَارَأیَ لَهُمْ غَیْرُکَ فَالْعَجَلَ ثُمَّ الْعَجَلَ وَالسَّلام "

حسین بن علیؑ کے نام ان کے شیعہ اور تمام مسلمان کی طرف سے، بعد از حمد و صلوٰۃ، گذارش خدمت یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے آپ تشریف لایئے

کیونکہ لوگ سراپا انتظار ہیں اور آپ کے سوا ان کی کوئی رائے نہیں ہے، اس لئے آپ جلد سے جلد آنے کی کوشش کریں۔　　والسلام۔

(تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص ۲۱۵، الارشاد شیخ مفید ص ۲۲۴)

یہ خط قیس بن مسہر صیداوی اسدی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ اجی، اور عمارۃ بن عبداللہ کے ہاتھوں روانہ کیا گیا، بلکہ ایک شخص نے دو دو، تین تین، چار چار بلکہ پچاس پچاس تک بھی خطوط لکھے، جن میں جلد از جلد امام کو کوفہ آنے کی دعوت دی گئی۔